ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

پاکستان میں مطلقہ خواتین کے مسائل اور اسلامی اقدار: ایک تجزیاتی مطالعہ

Problems of Divorced Women in Pakistan and Islamic Values: an Analytical Study

Nageen Javed*
Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Okara

Dr. Anwarullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Okara

Abstract

This research article examines the multifaceted challenges faced by divorced women in Pakistan, analyzing their psychological, economic, and social struggles within the framework of Islamic values. Despite Islam's emphasis on dignity, justice, and compassion for divorced women, societal stigma, financial instability, and emotional distress plague their lives. The study highlights real-life testimonies, such as cases of character assassination, barriers to remarriage, and systemic neglect, while contrasting these issues with Quranic injunctions and Prophetic traditions that advocate for their rights and respectful treatment. The article underscores the dissonance between Islamic teachings, which protect divorced women's rights to maintenance, remarriage, and dignified treatment, and the patriarchal interpretations prevalent in Pakistani society. It calls for societal reform, policy interventions, and awareness campaigns to align cultural practices with Islamic principles, ensuring divorced women can lead empowered, dignified lives. By integrating religious directives with practical solutions—such as counseling centers, legal safeguards, and economic support—the study aims to bridge this gap and foster a more inclusive and just society

Keywords: Divorced Women, Pakistan, Islamic Values, Societal Stigma, Psychological Distress, Economic Challenges, Remarriage, Quranic Injunctions, Prophetic Traditions

تعارف

اسلام میں عورت کو بلند مقام عطا کیا گیا ہے چاہے وہ ماں ہو، بہن ہو، بیوی ہو یا بیٹی ہر حیثیت میں اُسے عزت و احترام کا درجہ دیا گیا ہے۔ عورت خاندان کی اہم ستون ہوتی ہے۔ شریعت نے عورت کے حقوق و فرائض متعین کئے ہیں تا کہ وہ معاشرے میں عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ عورت کے بغیر معاشرہ ایسے ہی ہے جیسے خوشبو کے بغیر پھول، عورت کا وجود رحمت ہے۔ اگر ایک مرد کے کامیاب ہونے کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے تو ایک مضبوط اور مستحکم معاشرے کے پیچھے بھی ایک عورت ہی کا ہاتھ ہوتا ہے۔ معاشرتی استحکام اور خاندانی زندگی کی بقا کے لیے ازدواجی تعلقات کا مضبوط اور مستحکم ہونا ازحد ضروری ہے اسی لیے اسلام میں نکاح کو ایک پاکیزہ اور مقدس رشتہ قرار دیا گیا ہے اور زوجین کو سختی سے ایک دوسرے کے حقوق و فرائض پورے کرنے کی

* Email of corresponding author: nageenjaved1122@gmail.com

تاکید کی ہے، تاہم جب ازدواجی تعلقات میں تلخی اس حد تک بڑھ جائے کہ ان کا نباہ ممکن نہ رہے تو شریعت نے طلاق یا خلع کو ایک آخری حل کے طور پر رکھا ہے مگر اس کے باوجود اسے ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے۔ مطلقہ عورتوں کو پاکستانی معاشرے میں شدید نفسیاتی، معاشی اور سماجی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرتی رویے اور دقیانوسی تصورات ان مشکلات میں مزید اضافہ کر رہے ہیں۔ طلاق یافتہ خواتین میں ڈپریشن، ذہنی اضطراب اور کم اعتمادی کا تناسب عام عورتوں سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے کیونکہ انہیں سماجی سرد مہری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ معاشی مشکلات بھی مطلقہ عورتوں کی زندگیوں پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہیں سماجی تعصبات عورت کی شخصیت کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اُن کے مستقبل کو مشکلات میں مبتلا کر دیتے ہیں ایسے معاشرتی سوالات عورت کے لیے ایک بڑا چیلنج بن جاتے ہیں مثلاً یہ پوچھنا کہ لڑکی کو طلاق کیوں ہوئی؟ لوگ گمان کرتے ہیں لڑکی میں برداشت کی کمی ہو گی وہ کمزور ہو گی یا رشتہ نبھانے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہو گی یا پھر اس کے کہیں اور تعلقات ہوں گے وغیرہ ان سوالات سے عورت کے سیرت و عمل پر تواتر سے تنقیدی نگاہ ڈالی جاتی ہے۔ راقمہ نے ایک طلاق یافتہ خاتون حمیدہ بانو کا انٹرویو کیا جو ساہیوال کی رہائشی ہیں جن کی شادی لاہور کینٹ ایریا میں ہوئی ان کو 2008 میں طلاق کا تلخ تجربہ ہوا۔ طلاق کے بعد سسرال اور رشتہ داروں نے ان کی شدید کردار کشی کی۔ والد مزدوری کرتے تھے، انہیں مالی لحاظ سے سخت پریشانیوں اور تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک سالہ بیٹی کی دیکھ بھال سسرال کی طرف سے تو ملی، مگر شرط یہ رکھی گئی کہ وہ سابقہ شوہر سے جائیداد کا کوئی مطالبہ نہیں کرے گی۔ نفسیاتی دباؤ اس حد تک بڑھا کہ کئی بار خودکشی کے خیالات آئے۔[1]

پاکستانی معاشرے میں مطلقہ خواتین کو دوسری شادی سے متعلق مختلف شدید ترین معاشرتی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرے کی ایک ذہنی سوچ یہ بھی بن گئی ہے کہ طلاق کی صورت میں لڑکی ہی غلط ہے۔ اس صورت حال میں لڑکی کو دوسری شادی کے لیے رشتے تلاش کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ خاتون شرمین جو خانیوال کی رہائشی ہیں نے راقمہ کو بتایا کہ ان کو جون 2020 میں طلاق کا سامنا کرنا پڑا، جس کے بعد رشتہ داروں کے نامناسب رویوں کی وجہ سے مسلسل ذہنی تناؤ نے ان کی زندگی کے معاملات کو متاثر کر کے اُسے مشکل بنا دیا ہے۔ طلاق کے بعد دوسری شادی کے سلسلے میں بھی انہیں شدید مسائل درپیش ہیں، جہاں لوگ رشتہ دیکھنے آتے ہیں مگر بغیر کسی نتیجے کے واپس چلے جاتے ہیں۔ یہ رویہ ان کے لیے ذہنی اذیت اور مایوسی کا محرک بن رہا ہے، جس کے زیر اثر وہ شدید ڈپریشن میں مبتلا ہو چکی ہیں۔[2]

دوسری شادی کے بعد بچوں اور شوہر کے اہل خانہ کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی نہ ہونا بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ راقمہ کو خاتون ثنا نے بتایا جو ملتان کی رہائشی ہیں کہ ان کو 2018 اور 2022 زندگی میں دو بار طلاق کا سامنا کرنا پڑا، جس نے ان پر گہرا ذہنی اثر ڈالا۔ پہلے شوہر نے زبردستی ان کی بیٹی کو اپنے پاس رکھ لیا، جبکہ دوسری شادی میں شوہر کی اولاد نے ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا۔ حمل کے دوران انہیں دھکا دے کر گرا دیا گیا، جس کے باعث ان کا اسقاط حمل ہو گیا۔ گھریلو ناچاقیوں کے باعث دوسری شادی بھی ناکام ہو گئی، جس کے باعث وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو گئی اور ان کو بہت زیادہ نفسیاتی مسائل کا سامنا درپیش ہے۔[3]

مطلقہ خواتین کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے سے محروم ہو جاتی ہیں۔ راقمہ کو ایک مطلقہ خاتون عائشہ، جو ساہیوال منظور کالونی ملت بلاک کی رہائشی ہیں نے بتایا کہ ان کو مارچ 2024 میں طلاق کا تلخ تجربہ ہوا، جس کے بعد انہیں شدید سماجی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ بتاتی ہیں کہ شوہر نے نہ صرف عام حالات میں بلکہ

عدالت میں بھی انہیں ہراساں کیا۔ رشتہ داروں اور معاشرے نے ان کے کردار پر کیچڑ اچھالا، جس سے ان کی ذہنی حالت بری طرح متاثر ہوئی۔ مسلسل دباؤ کے باعث انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ اپنی ذہنی صحت کھو رہی ہیں۔ تاہم، مالی مشکلات کا سامنا نسبتاً کم رہا کیونکہ ان کے بھائی ان کی بھرپور حمایت کر رہے ہیں۔[4]

مطلقہ خواتین کو شدید سماجی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے سماجی دباؤ کی وجہ سے وہ دماغی مفلوج ہونے کے قریب ہو جاتی ہیں اور اس وجہ سے معاشی خود کفیل ہونے کی بجائے وہ معاشرے میں دوسروں پر بوجھ بننے کا باعث بنتی ہیں۔ راقمہ کو ایک مطلقہ خاتون مونا، جو ساہیوال غلہ منڈی کی رہائشی ہیں، کو دو سال قبل، 2023 میں، طلاق کا تلخ تجربہ ہوا۔ وہ بتاتی ہیں کہ طلاق کے بعد انہیں شدید سماجی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، جہاں لوگ نہ صرف طعنے دیتے بلکہ ان پر کردار کے حوالے سے الزامات لگائے گئے اور انہیں بدنام کرنے کی بارہاں کوشش کی گئی مسلسل ذہنی تناؤ اور ڈپریشن کے باعث ان کی ذہنی صحت بری طرح متاثر ہوئی، حتیٰ کہ وہ نسیان جیسے عارضے کا شکار ہو گئیں، جو اس قدر شدید ہو گئی کہ انہیں باقاعدہ ادویات کا استعمال کرنا پڑا۔ مزید برآں، مالی مشکلات بھی ان کے لیے ایک بڑا چیلنج ثابت ہوئیں، جبکہ دوسری شادی کے سلسلے میں بھی انہیں کئی طرح کی رکاوٹوں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔"[5]

درج بالا مسائل کے ساتھ ساتھ بعض شرعی پابندیاں ہیں جو ان کے لیے مخصوص چیلنجز پیدا کرتی ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ محرم کے بغیر سفر ایک بڑا مسئلہ ہے۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے کہ خاتم النبیین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ اللہ رب العزت اور یوم جزا کے دن پر یقین رکھنے والی کسی بھی خاتون کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ محرم کے بغیر (شرعی) سفر کرے۔[6]

آزادانہ اپنی مرضی سے نقل و حرکت کسی بھی پاکستانی کا قانونی حق ہے لیکن دیگر محارم کی عدم موجودگی سے مطلقہ خواتین کا یہ حق سلب ہو جاتا ہے، تاہم دوسری شادی اس مسئلے کا ایک حل ہے۔ دوسری شادی اور مطلقہ خواتین کو درپیش مسائل محض نجی معاملہ نہیں بلکہ ایک وسیع سماجی مسئلہ ہے۔ جو پورے معاشرتی ڈھانچے پر اثر انداز ہوتا ہے جب تک ان مسائل کو سنجیدگی سے نہیں لیا جائے گا، نہ صرف متاثرہ خواتین کی زندگیوں میں مشکلات بڑھتی جائیں گی بلکہ مجموعی طور پر معاشرہ بھی ایک غیر متوازن صورت حال سے دوچار رہے گا۔

پاکستان میں مطلقہ خواتین کو درپیش ان مسائل پر مختلف محققین نے کام کیا ہے جیسا کہ International journal of contemporary issues in social sciences شائع مضمون جس کی مصنفہ ڈاکٹر انیزہ پرویز ہاشمی، اپنی رپورٹ میں بتاتی ہیں کہ سعودی عرب میں ایک تحقیق جو 2017 میں کی گئی ہے میں پایا گیا "کہ مطلقہ عورتیں زیادہ تر تنہائی اور چھوڑ دیئے جانے کے احساس کی وجہ سے ڈپریشن اور رنج کا شکار ہوتی ہیں وہ خواتین جو مالی طور پر مستحکم ہیں اور اچھی نوکری رکھتی ہیں وہ بھی ڈپریشن کی علامات کا سامنا کرتی ہیں"۔[7]

وقوع طلاق کے اثر سے مطلقہ عورتیں آزاد نہیں رہتی جیسا کہ اُم عبد منیب لکھتی ہیں "کہ مرد طلاق کے بعد نیا نکاح کر لیتا ہے مرد کی معاشرتی حیثیت پر کوئی فرق نہیں آتا لیکن طلاق عورت کے لیے گالی کے مترادف ہے چاہے وہ طلاق کے معاملے میں بے قصور ہو۔ وقوع طلاق کے بعد مطلقہ خواتین عام خواتین کی نسبت ذہنی مسائل کا زیادہ شکار ہوتی ہیں جیسا کہ رقیہ صفدر اپنے مقالے میں بتاتی ہیں "کہ مردوں کی نسبت طلاق یافتہ خواتین زیادہ نفسیاتی اور جذباتی مسائل کا شکار اور بہت سے ذہنی اور جسمانی بیماریوں کی شکار ہو جاتی ہیں۔ ڈپریشن، ہائی بلڈ پریشر، پٹھوں کا درد، ہیسٹریا، خوف اور مایوسی مطلقہ عورت کو گھیر لیتی ہے"۔[8]

طلاق فرد کی زندگی پر گہرے منفی اثرات ڈالتی ہے جیسا کہ ڈاکٹر زوہا قیصر نے اپنے مقالے میں لکھا ''کہ طلاق کے بھیانک اثرات بالخصوص عورت پر مرتب ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے سروے میں بتایا کہ ستاون فیصد خواتین نے کہا کے طلاق نے اُن عورتوں کی زندگی کو پُر اذیت بنا دیا ہے،''۔[9]

مطلقہ خواتین کو معاشرتی دباؤ، مالی مشکلات اور نفسیاتی الجھنوں سے نکال کر انہیں ایک باوقار زندگی فراہم کرنا ناگزیر ہے تاکہ وہ زندگی کے ہر میدان میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔ قرآن و سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقہ خواتین سے ساتھ نرمی، احسان اور عدل و انصاف کا برتاؤ کرنا ہو گا۔ انہیں مالی و معاشرتی حقوق سے محروم نہ کیا جائے گا تب ہی وہ ایک باوقار زندگی بسر کر سکیں گی۔

اگر مطلقہ خواتین کے حوالے سے سماجی شعور بیدار ہو گا تو سماجی زندگی سکون سے بسر کر سکیں گی۔ مطلقہ خواتین کے لیے نفسیاتی مدد اور کونسلنگ سینٹرز کا قیام ہو گا تو ہی ان کے ذہنی امراض میں کمی واقع ہو سکے گی۔ اگر معاشرہ اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر مطلقہ خواتین کو قبول کرتا ہے اور اس کی بحالی کے لیے اقدامات کرتا ہے تو وہ ایک باوقار زندگی بسر کر سکتی ہیں۔ جیسے ارشاد ربانی ہے۔

''تم اپنی استطاعت کے مطابق انہیں وہیں رہنے دو جہاں تمہاری اپنی رہائش ہے، اور ان پر تنگی ڈال کر انہیں نقصان نہ پہنچاؤ۔''[10]

یہ آیت مطلقہ خواتین کے معاشرتی و مالی حقوق کی حفاظت پر زور ڈالتی ہے اور تاکید کرتی ہے کہ انہیں کسی قسم کا نقصان یا کسی قسم کی پریشانی یا تنگی میں مبتلا نہ کیا جائے۔ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد کیا۔

''تم میں سب سے بہتر وہ انسان ہے جو اپنی زوجہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اور میں تم سب میں اپنی ازواج کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔''[11]

یہ حدیث بھی وضاحت کرتی ہے کہ ایک مرد کی شرافت اور اچھائی کا معیار یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے یہاں تک کے طلاق کے معاملات میں اور بعد میں بھی اس کے ساتھ عزت و احترام کا رویہ رکھے۔

پاکستان جو کے ایک اسلامی ملک ہے جس میں معاشرے کے اندر مطلقہ خواتین کو برا سمجھنے کی نہیں بلکہ اسلام کے متعین کردہ دینداری کے پیمانے کو جاننے اور اپنی حیات میں عمل کرنے کی ضرورت ہے جب تک انہیں اختیار نہیں کیا جائے گا معاشرہ مسائل سے دوچار رہے گا۔

معاشرے میں مطلقہ خواتین کے حوالے سے موجود تعصبات کے خاتمے کے لیے سماجی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے عورتوں سے حسن سلوک کرنے کی تعلیم پر زور دیا ہے۔

مزید براں وزارت انسانی حقوق پاکستان کی متعدد رپورٹس کے مطابق، میڈیا اور تعلیمی نصاب میں ایسی اصلاحات ہونی چاہیئے جو مطلقہ خواتین کے بارے میں مثبت رویوں کو فروغ دیں۔[12]

مطلقہ خواتین کا معاشی استحکام انتہائی ضروری ہے اس حوالے سے مسلمان عائلی قوانین آرڈینس کے تحت مطلقہ خواتین کے مالی حقوق کو محفوظ بنانا چاہیے تاکہ انہیں نان و نفقہ کی سہولیات میسر ہو سکیں۔ تحفظ خواتین ایکٹ کے تحت ان کے کام کرنے کے مواقعوں کو محفوظ اور ہراسگی سے پاک بنایا جائے۔ حکومت کو چاہیئے کہ مطلقہ خواتین کے لیے خصوصی اسکیمیں متعارف کروائیں جیسا کہ[13] پاکستانی سماجی بہبود پالیسی میں خواتین کی خود مختاری کے حوالے سے شقیں موجود ہیں۔ قرآن مرد کو طلاق کی صورت میں تقویٰ اور احسان کا رویہ اپنانے کی تاکید کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

ترجمہ: اور اگر تم نے عورت سے تعلق قائم کرنے سے پہلے انہیں طلاق دے دی ہو اور مہر مقرر کر چکے ہو تو تم کو مقررہ مہر کا آدھا ادا کرنا ہو گا، ماسوائے یہ کے عورت خود معاف کر دے یا وہ شخص مہر کو چھوڑ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا بندھن ہو اور (مہر کا) چھوڑ دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے، اور نیکی کو نہ بھولنا، بے شک اللہ تمہارے سارے عملوں پر گواہ ہے۔[14]

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورت طلاق میں مرد کو عدت کے دوران تقویٰ اور بھلائی کے ساتھ معاملات کرنے کا حکم دیتا ہے اور مطلقہ خواتین کے معاشی، رہائشی اور اخلاقی حقوق کی ضمانت بھی یہ آیت دیتی ہے۔

ترجمہ: انہیں (یعنی طلاق یافتہ خواتین کو) اپنی استطاعت کے مطابق وہی رہائش فراہم کرو جدھر تم خود مقیم ہو اور ان کے لیے کسی قسم کی اذیت یا پریشانی کا باعث نہ بنو اور اگر وہ حمل سے ہوں تو ان کی مالی معاونت جاری رکھو حتیٰ کے وہ اپنا حمل مکمل کرلے پھر اگر وہ تمہاری اولاد کو دودھ پلا رہی ہوں تو ان کو معاوضہ دو، اور ایک دوسرے سے اچھی طرح سے مشاورت کرو اور اگر پھر تمہارے درمیان معاملہ پیچیدہ ہو جائے تو پھر کسی دوسری عورت سے دودھ پلوا لیا جائے گا۔[15]

اسلام میں مطلقہ یا بیوہ عورت کا نکاح کرنا باعث عار نہیں بلکہ قابل ستائش عمل ہے۔ نبی مکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنا پہلا نکاح ایک بیوہ خاتون سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا۔ اسی طرح بیوہ یا مطلقہ عورتوں سے دوسرا نکاح کرنے کی بے شمار مثالیں ہمیں اسلامی تاریخ میں ملتی ہیں جیسا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس بتاتی ہیں کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ ابو الجہم اور معاویہ دونوں نے میرا رشتہ مانگا ہے۔ آپ نے کہا: معاویہ مفلس ہے، اس کے پاس کچھ نہیں، ابو الجہم اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا (یعنی سخت مزاج ہے)، تم اسامہ سے نکاح کر لو"۔[16]

یہ حدیث مبارک دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ نہ صرف مطلقہ خواتین کی رہنمائی فرماتے تھے بلکہ اُن کے لیے مناسب رشتہ بھی تجویز کرتے ہوئے اُن کے نکاح کے بندوبست میں بھی رہنمائی فرماتے تھے تاکہ وہ معاشرتی تحفظ حاصل کر سکیں۔

نبی مکرم خاتم النبیین ﷺ نے بیوہ اور مطلقہ خواتین کے ساتھ نکاح کر کے اس کو باعث عار سمجھنے کے تصور کو ختم کیا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جب حضرت حفصہ بیوہ ہوئیں حضرت خنیس بن حذافہ سہمی جو اللہ کے آخری نبی کے صحابی تھے اور جنگ بدر میں شامل بھی ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پا گئے، تو میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور کہا اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ سے کروا سکتا ہوں تو انہوں نے کہا میں ابھی اس سے متعلق سوچ رہا ہوں۔ کچھ دنوں بعد حضرت عثمان نے مجھ سے کہا کہ میرا ابھی نکاح کا قصد نہیں ہے۔ پھر میں ابو بکر صدیق کے پاس گیا اور ان سے کہا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ سے کروا سکتا ہوں۔ ابو بکر چپ رہے کچھ نہ کہا۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس وجہ سے مجھے دل میں حضرت ابو بکر پر ناراضگی ہوئی۔ کچھ مدت کے بعد حضور ﷺ نے ان سے شادی کی۔ پھر حضرت ابو بکر نے مجھ سے ملاقات کی تو کہا شاید تم نے میرے خاموش رہنے کی وجہ سے دل میں کچھ محسوس کیا ہو؟ حضرت عمر نے فرمایا جی ہاں۔ تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ جس وقت تم نے حفصہ کا ذکر مجھ سے کیا تھا اس وقت میں یہ جان چکا تھا کہ نبی ﷺ اُن سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی راز داری کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے اُسے ظاہر نہیں کیا۔ اگر رسول اللہ ﷺ سے ان کی شادی نہ ہوتی تو میں ضرور کرتا کچھ وقت کے بعد نبی ﷺ نے ان سے شادی کر لی۔[17]

پھر اسی طرح حضرت زینب بنت خزیمہ جن کے شوہر نے جنگ بدر میں شہادت پائی تھی، حضرت زینب سخاوت اور غربا پروری کرنے کی وجہ سے بہت مشہور تھیں اس لیے آپ کو ام المساکین بھی کہا جایا کرتا تھا۔ بیوہ ہونے کے بعد نبی آخری الزماں ﷺ نے اُن سے نکاح کر لیا تاکہ اُن کی عزت افزائی ہو۔[18] صحیح بخاری کے بیان سے ظاہر ہے کہ حضرت محمد ﷺ بیوہ خواتین کو خود نکاح کا پیغام بھجواتے تھے جیسا کہ حضرت امِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"جب میری عدت پوری ہوئی تو محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے شادی کی پیشکش کی۔ میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول ﷺ! میں غیرت والی عورت ہوں، میرے بچے ہیں، اور میرا کوئی سرپرست نہیں ہے (یعنی نکاح کی ذمہ داری لینے والا قریبی مرد نہیں)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہاری غیرت کو دور کر دے گا، بچوں کا اللہ خود کفیل ہو گا، اور ہر کوئی میرے نکاح پر راضی ہو جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔[19]

حضرت محمد ﷺ کی ان شادیوں کا مقصد نہ صرف عورتوں کی مدد کرنا مطلوب تھا بلکہ اُن کے حقوق کا تحفظ کرنا اور معاشرتی اصلاح بھی تھا ان نکاحوں کے ذریعے حضرت محمد نبی مکرم ﷺ نے خواتین کے لیے ایک نیا مقام اور تصور پیش کیا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان کا پہلا شوہر عبد اللہ بن جحش تھا جو نصرانی عیسائی ہو گیا تھا اور اس کا انتقال ہو گیا۔ حضرت محمد ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا نبی کریم ﷺ نے ان سے شادی کرنے کے لیے اپنا نمائندہ خالد بن سعید بن عاص حبشہ بھیجا تاکہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر سکیں[20] ۔ نبی مکرم ﷺ نے یہ نکاح نہ صرف ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی عزت کے تحفظ کے لیے کیا بلکہ اس سے ایک اہم پیغام ملتا ہے جو رہتی دنیا تک کے لیے ہے کہ اسلامی معاشرے میں بیوہ یا مطلقہ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اُن کے حقوق کا تحفظ کس قدر ناگزیر ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت محمد ﷺ سے فہم و بصیرت اور اخلاقی اقدار کی ایک روشن مثال ہے۔

سیدنا خاتم النبیین ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا جو کہ مطلقہ تھیں ان سے نکاح فرمایا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو کے پہلے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں مگر یہ شادی خوش گوار نہ رہی اور آخر کار طلاق ہو گئی۔ صحیح مسلم میں ہے کہ جب زید بن حارثہ اور حضرت زینب کی شادی ختم ہوئی تو اللہ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ حضرت زنیب سے نکاح کر لیں[21]۔ یہ عمل اس بات کی واضح دلیل ہے کے مطلقہ عورت سے نکاح کو معیوب سمجھنا نہ صرف غیر شرعی ہے بلکہ اسلامی، معاشرتی اقدار کے بھی خلاف ہے۔

اسی طرح متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مطلقہ خواتین سے شادی کی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ صحابہ نے بھی نبی مکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے مطلقہ اور بیوہ خواتین کو تحفظ فراہم کیا۔ جیسا کہ جب عبد اللہ بن ابی بکر نے جب حضرت عاتکہ کو طلاق دی تو حضرت عمر بن خطاب نے حضرت عاتکہ سے نکاح کیا۔[22] حدیث کی کتب میں آتا ہے کہ صحابہ کرام مطلقہ خواتین کو پیغام نکاح بھجوانے کو باعث عار نہ سمجھتے بلکہ خود نکاح کا پیغام بھجواتے جیسا کہ "امامہ رضی اللہ عنہا کی طلاق ہوئی یا بیوہ ہوئی (بیوہ یا طلاق ہونے کی مختلف روایات ہیں) تو بعد میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہا نے حضرت امامہ سے نکاح کیا۔[23] اسی طرح "حضرت ام کلثوم کی پہلی شادی حضرت عبد اللہ بن جعفر سے ہوئی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر نے حضرت ام کلثوم کو طلاق

دی تو بعد میں عثمان بن عفان نے حضرت ام کلثوم بنت علی سے نکاح کیا۔[24] اسی طرح حضرت عبد الرحمن نے تماضر بنت الاصبغ سے نکاح کیا جب انہوں نے اپنے شوہر عبد اللہ بن زبیر یا کوئی اور صحابی (روایات مختلف ہیں) سے طلاق لی۔[25]

حضرت جابر بن عبد اللہ کی پہلی بیوی جب وفات پا گئی (حضرت امیمہ کی طلاق کے بارے تفصیل نہیں ہے تاہم ان کا نکاح حضرت جابر بن عبد اللہ سے طلاق کے بعد ہوا)[26]۔

یہ روایات آج کے مسلم معاشرے کو یہ واضح کرتی ہے کہ اسلام مطلقہ عورت کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لیے کوشاں ہے لہذا مسلمان مردوں کو بھی نبی مکرم اور صحابہ کی سنتوں کی پیروی کرتے ہوئے مطلقہ عورت کو خود کے لیے باعث عار یا شرم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ مطلقہ عورت کا احترام اور اس کے حقوق کے تحفظ کے لیے پیش پیش رہنا چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگی موثر انداز سے گزار سکیں۔

طلاق کے بعد مطلقہ خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی مالی امداد کی جائے تاکہ وہ اپنی زندگی آسانی سے بسر کر سکیں۔ جیسے اسلام کی تاریخ میں مختلف مثالیں ملتی ہیں سیدنا عثمان بن عفان کے دور خلافت سے مثال ملتی ہے کہ "سیدنا عثمان نے اس بات کو یقینی بنایا کہ مطلقہ کو ان کے حقوق دیئے جائیں اور ان کو مالی امداد فراہم کی جائے۔ حضرت عثمان کے دور میں مطلقہ خواتین کو عوامی خزانہ سے ان کے نان ونفقہ اور دیگر ضروریات کے لیے رقم مختص ہوتی تھی "[27]۔ اسلامی معاشرتی نظام اس بات پر زور دیتا ہے کہ مطلقہ یا بیوہ کی مالی کفالت کی جائے تاکہ انہیں محتاجی، تنہائی اور سماجی محرومی جیسے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مطلقہ عورتیں ذہنی مسائل اور مالی مشکلات کا شکار ہوتی ہیں عوام الناس کے لیے اس صورتحال میں رب کائنات کے محبوب نبی کریم ﷺ نے نہایت خوبصورت انداز میں اس کا حل تجویز فرمایا ہے جو ہمیں اس حدیث سے پتہ لگتا ہے اور مومنوں کے لیے اس میں یقیناً عظیم راز پوشیدہ ہے۔ صحیح مسلم کے باب "حسن سلوک اور آپس میں تعلقات" میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔مومن دوسرے مومن کے لیے ایک دوسرے کی مدد کرنے والی چٹان کی طرح ہیں جس کے اجزاء ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلیوں کو آپس میں جوڑ دیا۔[28]

اس حدیث کی روشنی میں پتہ لگتا ہے کہ مومن ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کرنے والے ہوتے ہیں تو مطلقہ عورت جب طلاق کے بعد نفسیاتی دباؤ اور مالی مشکلات کا شکار ہوتی ہیں تو دوسرے مومنوں کی اجتماعی ذمہ داری بنتی ہے کہ مطلقہ عورت کے ساتھ تعاون کیا جائے جب وہ ان مشکلات کے ساتھ دوچار ہو رہی ہوتی ہیں تو ان کو اکیلا نہ چھوڑا جائے بلکہ عدت کے بعد ان کا سہارا بنا جائے ان کو مدد فراہم کی جائے تاکہ ایک پائیدار اور ہم آہنگ معاشرہ تشکیل پائے۔

مطلقہ خواتین کی کردار کشی ایک سنگین معاملہ ہے جس کے بارے میں قرآن و سنت سے واضح ہدایات ملتی ہیں جیسا کہ سورۃ الطلاق میں اللہ کریم فرماتے ہیں کہ تم اپنی استطاعت کے مطابق انہیں وہیں رکھو تم جس مقام پر ہو اور اُن پر مشقت ڈال کر اُنہیں نقصان بالکل نہیں پہنچاؤ۔[29]

اللہ کریم یہاں خصوصاً حکم دے رہا ہے کہ مطلقہ خواتین کو نہ صرف حقوق دیئے جائیں بلکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور انہیں کسی قسم کی نفسیاتی یا جسمانی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ ان عورتوں کی کردار کشی کرنا ان کے لیے باعث اذیت ہو گا۔ جو کہ اسلامی

شریعت کے قطعاً خلاف عمل ہے۔ اسی طرح سورۃ الطلاق کی ایک اور آیت میں مطلقہ کے ساتھ زیادتی یا کردار کشی کی مذمت کی گئی ہے۔

اور جب تم ان سے علیحدگی اختیار کرو اور ان کی محدود مدت کا اختتام ہو جائے تو اُن کو اچھے سلیقے سے رکھو یا نیک انداز میں جدا کر دو۔[30]

اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ طلاق کے بعد عورت کے ساتھ حسن سلوک روا رکھا جائے اور کسی بھی قسم کی اذیت دینے سے، چاہے وہ نفسیاتی ہو یا جسمانی گریز کیا جائے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ واضح ارشاد فرماتا ہے کہ مطلقہ خواتین کے ساتھ ظلم اور ان کے حقوق کی پامالی نہیں کی جاسکتی۔

"اور جب انہیں طلاق دو اور وہ اپنی مدت انقطاع کر لیں تو انہیں یا تو اچھی طرح روک کر رکھو یا اچھے طریقے سے رخصت کر دو اور تمہیں ان پر ظلم کرنے کا کوئی حق نہیں"۔[31]

قرآن کی یہ آیت اس حقیت کی نشاندہی کرتی ہے کہ اسلامی معاشرہ مطلقہ خواتین کو عزت و وقار کے ساتھ جینے کا حق دے اور ان کی کردار کشی کر کے ان کے لیے سامان اذیت پیدا نہ کرے۔

مطلقہ خواتین کے بارے میں بدگمانیاں کرنا ایک عام مشغلہ بن چکا ہے جس کی روک تھام ناگزیر ہے۔ اگر کسی طلاق یافتہ خاتون کے بارے میں بدگمانی کی جاتی ہے تو گویا یہ قرآن کی واضح ہدایت کی خلاف ورزی ہو گی لہذا بدگمانی سے گریز کرنا ناگزیر ہے۔ سورۃ الحجرات میں اللہ رب العزت فرماتا ہے:

"اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! تم بدگمانی سے بچو بلاشبہ کچھ اندازے گناہ ہوتے ہیں اور کسی کی چغلی نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کا کھانا چاہے گا۔ تم تو اسے ناپسند کروگے اور رب سے ڈر جاو، بے شک پروردگار بڑا معافی قبول کرنے والا اور مہربان ہے"۔[32]

اس آیت کریمہ میں خاص طور پر معاشرتی رویوں کی اصلاح پر خصوصی زور دیا گیا ہے اگر کسی طلاق یافتہ خاتون کے بارے میں بدگمانی کی جائے تو یہ ایک سنگین گناہ شمار ہوتا ہے جس سے احتراز کرنا ہر اللہ کے ماننے والے پر واجب ہے۔

بدگمانی مطلقہ خواتین کے نفسیاتی مسائل میں مزید اضافہ کرتی ہے انہیں پہلے ہی طلاق کے بعد سماجی مشکلات اور ذہنی دباؤ کا سامنا ہوتا ہے اور اگر ان کے متعلق بدگمانیاں پھیلتی ہیں تو یہ ان کے لیے مزید اذیت کا سبب بنتی ہے۔ جب بھی کسی معاشرے میں افراد کے بارے میں بدگمانی کا چلن ہو تو معاشرتی استحکام کو نقصان پہنچتا ہے۔ اسلام نے مسلم افراد کو آپس میں اچھا تصور کرنے کی تاکید کی ہے تاکہ معاشرتی فضا امن و سکون سے بھرپور رہے۔ جب معاشرے کے افراد مطلقہ عورت کے حوالے سے اسلامی پہلوؤں کا بغور جائزہ لیں گے اور اسلامی احکامات کے مطابق مطلقہ عورت کے ساتھ نیک رویہ اختیار کیا جائے گا اور ان کے حقوق کی نگہداشت کی جائے گی تو معاشرتی فضا مطلقہ کے لیے بہتر ہو گی۔ اس طرح مطلقہ خواتین کو سماجی، معاشی اور نفسیاتی مسائل سے پاک ایک معزز زندگی گزارنے کا موقع ضرور ملے گا۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

1۔ حمیدہ بانو، ذاتی انٹرویو، ۱۰ فروری ۲۰۲۵۔

Ḥamīda Bānū, Interview, 10 February 2025

2۔ شرمین وحید، ذاتی انٹرویو، ۲۲ فروری ۲۰۲۵۔

Sharmeen Waheed, personal interview by author, February 22, 2025.

3۔ ثناء، ذاتی انٹرویو، ۲۸ فروری ۲۰۲۵۔

Sana, personal interview by author, February 28, 2025.

4۔ عائشہ کنول، ذاتی انٹرویو، ۲ مارچ ۲۰۲۵۔

Ayesha Kanwal, personal interview by author, March 2, 2025.

5۔ مونا۔ ذاتی انٹرویو۔ ۴ مارچ ۲۰۲۵۔

Mona, personal interview by author, March 4, 2025.

6۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح (صحیح بخاری)، کتاب الحج، باب الحج، حدیث ۱۰۸۸۔

Imam Muhammad bin Ismail Bukhari, *Al-Jami' as-Sahih* (Sahih Bukhari), Hadith 1088, Kitab al-Hajj, Bab al-Hajj.

7۔ ڈاکٹر انیزہ پرویز ہاشمی اور دیگر، "طلاق یافتہ خواتین کے نفسیاتی وجذباتی تجربات: کراچی، پاکستان کی ایک تحقیق"، انٹرنیشنل جرنل آف کنٹیمپرری ایشوز اِن سوشل سائنسز، ۲۰۲۳، جلد ۲، شمارہ ۴۔

Dr. Aneesa Parvez Hashmi et al., "Talaq Yafta Khawateen ke Nafsiati wa Jazbati Tajurbaat: Karachi, Pakistan ki Aik Tehqeeq," *International Journal of Contemporary Issues in Social Sciences* 2, no. 4 (2023).

8۔ رقیہ صفدر اور ڈاکٹر تاج الدین زہری، "اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طلاق کے سماجی اثرات کا تحقیقی مطالعہ"، ریسرچ جرنل، شمارہ ۳ (جولائی– ستمبر ۲۰۲۳)۔

Ruqayya Safdar and Dr. Tajuddin Zahri, "Islami Taleemat ki Roshni mein Talaq ke Samaji Asraat ka Tehqeeqi Mutala," *Research Journal*, no. 3 (July–September 2023).

9۔ ڈاکٹر زوہا اور دیگر، "سماج میں گھریلو ہم آہنگی کا کردار"، الاسوہ ریسرچ جرنل، ۲۰۲۲، جلد ۲، شمارہ ۲، صفحہ ۷۵۔

Dr. Zoha et al., "Samaj mein Gharlo Hum Ahangi ka Kirdar," *Al-Uswa Research Journal* 2, no. 2 (2022): 75.

10۔ القرآن، سورۃ الطلاق، آیت ٦، سورہ نمبر ٦۵۔

The Qur'an, Surah at-Talaq 65:6.

11۔ امام ترمذی، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۳۸۹۵، کتاب الادب، باب: ماجاء في الشفقة على العيال۔

Imam Tirmidhi, *Al-Jami' as-Sahih*, Hadith 3895, Kitab al-Adab, Bab: Ma Ja'a fi ash-Shafaqah 'ala al-'Ayāl.

12۔ وزارت انسانی حقوق، تحفظ خواتین ایکٹ 2006، اسلام آباد: حکومت پاکستان، ۲۰۰٦۔

Ministry of Human Rights, *Protection of Women Act 2006*, Islamabad: Government of Pakistan, 2006.

13۔وزارتِ انسانی حقوق، پاکستانی سماجی بہبود پالیسی 2022، اسلام آباد: حکومت پاکستان، ۲۰۲۲۔

Ministry of Human Rights, *Pakistani Social Welfare Policy 2022*, Islamabad: Government of Pakistan, 2022.

14۔القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۷۔

The Qur'an, Surah al-Baqarah 2:237.

15۔القرآن، سورۃ الطلاق، آیت ۶۔

The Qur'an, Surah at-Talaq 65:6.

16۔امام مسلم، الجامع الصحیح (صحیح مسلم)، کتاب الطلاق، باب الطلاق، حدیث ۱۴۸۰۔

Imam Muslim, *Al-Jami' as-Sahih* (Sahih Muslim), Kitab at-Talaq, Hadith 1480, Bab at-Talaq.

17۔امام بخاری، الجامع الصحیح (صحیح بخاری)، کتاب النکاح، باب: بیٹی یا بہن کا نکاح کرنا، حدیث ۵۱۲۲۔

Imam Bukhari, *Al-Jami' as-Sahih* (Sahih Bukhari), Kitab an-Nikah, Bab: Beti ya Behan ka Nikah Karna, Hadith 5122.

18 ۔ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، بیروت: دار ابن کثیر، ج ۲۔

Ibn Hisham, *As-Seerah an-Nabawiyyah*, Beirut: Dar Ibn Kathir, vol. 2.

19۔ امام مسلم، الجامع الصحیح (صحیح مسلم)، کتاب الطلاق، باب الطلاق، حدیث ۲۷۰۹۔

Imam Muslim, *Al-Jami' as-Sahih* (Sahih Muslim), Kitab at-Talaq, Hadith 2709, Bab at-Talaq.

20۔ ایضاً، کتاب النکاح، باب النکاح،، حدیث ۱۴۶۳۔

Ibid, Kitab an-Nikah, Hadith 1463, Bab an-Nikah.

21 ۔ایضاً، کتاب البر والصلۃ، باب البر والصلۃ، حدیث ۴۲۴۰۔

Ibid, Kitab al-Birr wa as-Silah, Hadith 4240, Bab al-Birr wa as-Silah.

22۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۳، ص ۱۳۶۔

Ibn Sa'd, *Al-Tabaqat al-Kubra*, vol. 3, 136.

23۔ایضاً، ج ۸۔

Ibid, vol. 8.

24 ۔ایضاً، ج ۳، ص ۱۲۹۔

Ibid, vol. 3, 129.

25۔ ایضاً، ج ۳، ص ۱۳۶۔

Ibid, vol. 3, 136.

26۔ ایضاً، ج ۳، ص ۱۴۵۔

Ibid, vol. 3, 145.

27۔ ایضاً، ج ۳، ص ۱۳۶۔

Ibid, vol. 3, 136.

28۔ امام مسلم، الجامع الصحیح (صحیح مسلم)، حدیث ۲۵۸۵، باب الصلح۔

Imam Muslim, Al-Jami' as-Sahih (Sahih Muslim), Hadith 2585, Bab as-Sulh.

29۔القرآن، سورۃ الطلاق، آیت ۶۔

The Qur'an, Surah at-Talaq 65:6.

30۔ القرآن، سورۃ الطلاق، آیت ۲۔

The Qur’an, Surah at-Talaq 65:2.

31 ۔القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۷۔

The Qur’an, Surah al-Baqarah 2:237.

32۔القرآن، سورۃ الحجرات، آیت ۱۲۔

The Qur’an, Surah al-Hujurat 49:12.